السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

واجب اور فرض میں کیا فرق ہے؟ یعنی جس بات کو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے وہ بات تو فرض ہے اور واجب کیا چیز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض اور واجب فقہاء رحمہم اللہ کے اصطلاحی الفاظ ہیں۔ بعض نے اپنی اصطلاح میں فرض و واجب میں فرق کیا ہے اور بعض نے فرق نہیں کیا ہے۔ جن لوگوں نے فرق کیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ جو حکم شرع نے کیا اور اس کے منعِ ترک پر قطعی دلیل قائم ہے، یعنی ایسی دلیل جس میں کسی طرح کا شبہہ نہیں ہے، تو وہ فرض ہے اور اگر اس پر دلیل ظنی قائم ہے، یعنی شبہہ ہے تو واجب ہے، جیسا کہ توضیح تلویح (ص: ۳۳۵، ۳۳۶ چھاپہ نولکشور ۱۲۸۸ سنہ) میں ہے:

عبارتِ توضیح) "فإن کان الفعل أولی من الترک مع منعه أي منع الترک بدلیل قطعي فلا فعل فرض، وبظني واجب۔ (عبارتِ تلویح) فالفرض لازم علما وعملا أي یلزم اعتقاد حقیته، والعمل بموجبه لثبوته بدلیل قطعي حتی لو أنکره قولاً واعتقاداً کان کافراً، والواجب لا یلزم اعتقاد حقیته لثبوته بدلیل ظني"

توضیح کی عبارت) پس اگر وہ فعل منع کے ساتھ ساتھ ترک سے زیادہ اولی اور بہتر ہو، یعنی اس کے منعِ ترک پر قطعی دلیل قائم ہو تو وہ فرض ہے اور اگر ظنی دلیل قائم ہو تو وہ واجب ہے۔ (عبارتِ تلویح) پس فرض علم و عمل) کے اعتبار سے لازم ہے، یعنی اس کی حقیقت کا اعتقاد رکھنا لازم ہے۔ رہا اس کے موجب کے ساتھ عمل تو وہ اس کے قطعی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی بنا پر ہے، حتی کہ اگر وہ قولی اور اعتقادی طور پر اس کا انکار کرے گا تو وہ کافر ہوگا، رہا واجب تو اس کے حق ہونے کا اعتقاد اس کے ظنی دلیل کے ساتھ ثابت ہونے کی وجہ سے لازم نہیں ہے]

منار متن نور الانوار (ص: ۶۴ چھاپہ مصطفائی) میں ہے: "فالأول فریضة وهي ما لا یحتمل زیادة ولا نقصانا، ثبت بدلیل لا شبهة فیه، کالإیمان والأرکان الأربعة وحکمه اللزوم" [پس پہلا فرض ہے اور وہ وہ ہے جو زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ رکھتا ہو، ایسی دلیل کے ساتھ ثابت ہو جس میں کوئی شبہہ نہ ہو، جیسے ایمان اور ارکانِ اربعہ، اس کا حکم لزوم ہے]

جن لوگوں نے فرض اور واجب میں فرق نہیں کیا ہے، اُن میں سے امام شافعی رحمہ اللہ بھی ہیں، جیسا کہ توضیح (ص: ۳۳۹ چھاپہ مذکورہ) میں ہے: "والشافعي رحمه الله لم یفرق بین الفرض والواجب" [امام شافعی رحمہ اللہ نے فرض و واجب میں فرق نہیں کیا ہے] تلویح (ص: 11 و ۱۴ چھاپہ مذکورہ) میں ہے: "فالمراد بالواجب ما یشتمل الفرض أیضا، لأن استعماله بهذا المعنی شائع عندهم، کقولهم: الزکاة واجبة والحج واجب" [پس واجب سے مراد یہ ہے جو فرض پر بھی مشتمل ہو، کیونکہ ان کے نزدیک اس کا استعمال اس معنی میں شائع اور عام ہے، جیسے ان کا کہنا: زکات واجب ہے اور حج واجب ہے]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 91

محدث فتویٰ